دیا جانا چاہیے تھا جو اُن کو دیا گیا۔

مُدْهَامَّتٰنِ، گہری سبزی کی وجہ سے جو سیاہی جھلکنے لگتی ہے اس کو ادہام کہا جاتا ہے، مراد یہی ہے کہ ان دونوں باغوں کی سرسبزی ان کے سیاہی مائل ہونے کا سبب ہوگی، یہ صفت اگرچہ پہلے دو باغوں میں ذکر نہیں کی گئی ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُن میں یہ صفت نہ ہو، بلکہ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ جو وہاں کی صفت بتلائی ہے، اس میں مُدْهَامَّتٰنِ کی صفت بھی شامل ہے۔

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ، خَيْرٰتٌ سے مراد سیرت و کردار کی خوبی اور حِسَان سے مراد شکل و صورت کی خوبی ہے، اور یہ امر بھی دونوں باغوں کی حوروں میں مشترک ہوگا جس کی طرف اشارہ سابقہ آیات میں موجود ہے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ، قاموس میں ہے کہ رَفْرَفٌ سبز رنگ کا ریشمی کپڑا ہی جس کے فرش اور تکیے اور دوسرا زینت کا سامان بنایا جاتا ہے، اور صحاح میں ہے کہ اس پر نقش و نگار درختوں اور پھولوں کے ہوتے ہیں، جس کو اردو میں مشجر کہا جاتا ہے، عَبْقَرِی ہر عمدہ خوب صورت کپڑے کو کہا جاتا ہے، حِسَان سے اسی کا وصف خوب صورتی بیان کیا گیا ہے۔

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ، سورۂ رحمٰن میں بیشتر حق تعالیٰ کی نعمتوں اور انسان پر احسانات کا ذکر ہے، اس کے خاتمہ پر خلاصہ کے طور پر یہ جملہ ارشاد ہوا کہ اُس ذات پاک کا تو کہنا کیا ہے اس کا نام بھی بڑا بابرکت ہے، اس کے نام ہی سے یہ ساری نعمتیں قائم ہیں، واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

تمت

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَعَوْنِهٖ
لِلْحَادِيْ عَشَرَ مِنَ الرَّبِيْعِ الثَّانِيْ،
سَنَةَ ۱۳۹۱ھ يَوْمَ السَّبْتِ

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ	
سورۂ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع	
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے،	

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی، نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ، پست کرنیوالی ہو بلند کرنیوالی

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَآءً

جب لرزے زمین کپکپا کر، اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر، پھر ہو جائیں غبار

مُّنْۢبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

اُڑتا ہوا، اور تم ہو جاؤ تین قسم پر، پھر داہنے والے، کیا خوب ہیں

الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ

داہنے والے، اور بائیں والے کیا بُرے ہیں بائیں والے، اور اگاڑی والے

السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ

تو اگاڑی والے، وہ لوگ ہیں مقرب، باغوں میں نعمت کے، انبوہ ہے

الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥

پہلوں میں سے، اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے، بیٹھے ہیں جڑاؤ تختوں پر،

مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾

تکیہ لگائے ان پر ایک دوسرے کے سامنے، لئے پھرتے ہیں ان کے پاس لڑکے سدا رہنے والے،

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا

آبخورے اور کوزے اور پیالہ نتھری شراب کا، جس سے نہ سر دُکھے اور نہ

يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾

بحواس رہیں، اور میوہ جونسا پسند کرلیں، اور گوشت اڑتے جانوروں کا جس قسم کو جی چاہے،

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور حوریں گوری بڑی آنکھوں والیاں، جیسے موتی کے رکھے اپنے غلاف کے اندر، بدلہ ان کاموں کا جو کرتے تھے،

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ

نہیں سنیں گے وہاں بکواس اور نہ گناہ کی بات، مگر ایک بولنا سلام سلام، اور داہنے

الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

والے کیا کہنے داہنے والوں کے، رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جن میں کانٹا نہیں اور کیلے تہہ پر تہہ،

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ

اور سایہ لمبا، اور پانی بہتا ہوا، اور میوہ بہت، نہ اس میں سے ٹوٹا

وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾

اور نہ روکا ہوا، اور بچھونے اونچے، ہم نے اٹھایا ان عورتوں کو ایک اچھے اُٹھان پر

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ ع ۱ ۱۴

پھر کیا اُن کو کنواریاں، پیار دلانے والیاں ہم عمر، واسطے داہنے والوں کے، انبوہ ہے پہلوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ

میں سے، اور انبوہ ہے پچھلوں میں سے، اور بائیں والے کیسے

اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾

بائیں والے، تیز بھاپ میں اور جلتے پانی میں، اور سایہ میں دھوئیں کے،

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا

نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا، وہ لوگ تھے اس سے پہلے خوش حال، اور ضد

يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا

کرتے تھے اس بڑے گناہ پر، اور کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرگئے

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہو چکے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے، اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی،

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾

تو کہہ دے کہ اگلے اور پچھلے، سب اکٹھے ہونے والے ہیں، ایک دن مقرر کے وقت پر،

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

پھر تم جو ہوئے بہکے ہوئے جھٹلانے والو، البتہ کھاؤ گے ایک درخت سینڈ کے سے،

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

پھر بھروگے اس سے پیٹ، پھر پیوگے اس پر ایک جلتا پانی،

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

پھر پیوگے جیسے پیاسے اُونٹ تونے ہوئے، یہ مہمانی ہوگی اُن کی انصاف کے دن،

خلاصۂ تفسیر

جب قیامت آوے گی جس کے واقع ہونے میں کوئی غلاف نہیں (بلکہ اس کا واقع ہونا بالکل صحیح اور حق ہے) تو وہ (بعض کو) پست کردے گی (اور بعض کو) بلند کردے گی (یعنی کفار کی ذلت کا اور مؤمنین کی رفعت کا آپ روز ظہور ہوگا) جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آوے گا، اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جاویں گے پھر وہ پراگندہ غبار (کیطرح) ہو جاویں گے اور تم (سب آدمی جو اس وقت موجود ہو یا پہلے گذر چکے ہیں یا آئندہ آنے والے ہیں) تین قسم ہو جاؤ گے (جن کی تفصیل آگے آتی ہے، خواص مؤمنین اور عوام مؤمنین اور کفار کہ سورۂ رحمٰن میں بھی یہی تین قسمیں مذکور ہیں اور آئندہ آیات میں خواص کو مقربین اور سابقین کہا ہے اور عوام مؤمنین کو اصحاب الیمین اور کفار کو اصحاب الشمال اور ان آیات اِذَا وَقَعَتْ سے مُثَلَّثَہ تک میں بعض واقعات نفخۂ اُولیٰ یعنی پہلے صور